4696-منہ بولے بیٹے کو اپنی طرف منسوب کرنے کا حکم

سوال

ایک شخص کی اولاد نہیں اور اس نے لاوارث بچوں کے ادارے سے ایک بچہ حاصل کرکے اس کی پرورش کی اور اسے تعلیم دلائی اور اس کے ساتھ حسن سلوک کیا، اس کوشش اور اپنی جانب سے مہربانی کرتے ہوئے اس نے سرکاری اوراق میں بچہ اپنے نام سے اندراج کروایا، اب اس کا حکم کیا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

شرعا جائز نہیں کہ کسی لاوارث بچے کو لے پالک بنانے والا اپنے نسب میں شامل کرے اور اس بچے کو اس کے بیٹے اور اسے اس کے والد کا نام دیا جائے اور اس کے قبیلے کی طرف منسوب کیا جائے، جیسا کہ سوال میں وارد ہے، اس لیے کہ اس میں دروغ بیانی اور دھوکہ اور نسب ناموں کا اختلاط پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عزتوں کو بھی خطرہ ہے۔

اور اس میں وراثت کی تقسیم میں بھی تغییر پایا جاتا ہے کہ بعض مستحقین کو محروم اور غیر مستحق کو مستحق قرار دیا جاتا ہے اور اسی طرح حرام کو حلال اور حلال چیز کو حرام کرنا پایا جاتا ہے، مثلا نکاح اور خلوت وغیرہ اور اسی طرح دوسری حرمتوں کو توڑا جاتا اور حدود اللہ سے تجاوز کیا جاتا ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے بچے کی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنا حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا:

{اور تمہارے لے پالک لڑکوں کو تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالی حق بات فرماتا ہے، اور وہ سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کرکے بلاؤ اللہ کے نزدیک مکمل انصاف تو یہی ہے، وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو، اللہ تعالی بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے} الاحزاب (4-5)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جس نے بھی اپنے والد کے علاوہ علم رکھتے ہوئے کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر جنت حرام ہے) اسے بخاری اور مسلم اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

(جس نے بھی اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی نسبت کا دعوی کیا یا اپنے اولیاء کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہوا اس پر قیامت تک مسلسل اللہ تعالی کی لعنت ہے)۔

لھذا فتوی لینے والے کا مذکورہ نام کے بارہ میں اجتھاد غلط ہے اور اس پر جمے رہنا جائز نہیں بلکہ اسے اس کی حرمت میں وارد شدہ نصوص کی بنا پر بدلنا اور صحیح کرنا ضروری ہے، ان نصوص اور دلائل کو اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔

لیکن لاوارث بچے پر مہربانی اور اس کی حسن تربیت اور اس پر احسان کرنا ایک نیکی اور اچھا کام ہے، اور شریعت اسلامیہ نے ایسا کرنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

واللہ اعلم.